سوال

نا بدعت ہے؟(801)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لوگ کہتے ہیں کہ شہید ہونے والے کا نماز جنازہ پڑھنا بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔ کیا یہ بات درست ہے قرآن وسنت کے دلائل سے وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شہید کی نماز جنازہ پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں رسولاللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ :

د کھلایا ۔

غنہ النبی فی جبة النبی صلی اللہ علسہ وسلم فصلی علیہ فکان فیما ظہر من صلاتہ اللھم ہذا عبدک خرج مہاجرا فی سبیلک فقتل شہیدا أنا شہید علی ذلک .))

بیہقی ۱۷/٤ ـ ۴ ـ ۱۰۰ ، حاکم)

شیخ البانی صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے جس کی سب راوی مسلم کی شرط پر ہیں ۔ سوائے شداد بن الہاد کے اور یہ معروف صحابی رسول ہیں ۔

تے ہیں ۔

((أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوم أحد بحمزة فسجی ببردة ثم صلی علیہ فکبر تسع تکبیرات ثم أتی بالقتلی یصفون ویصلی علیہم وعلیہ معہم .))

اللہ نے احد کے دن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چادر سے ڈھانپنے کا حکم دیا ۔ پھر رسول اللہ نے اسکی نماز جنازہ پڑی اور نو تکبیریں کہیں ۔ پھر دوسرے شہداء کو لایا جاتا ۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ساتھ حمزہ کی بھی '' ۔ (منافی الآثار طحاوی)

شیخ البانی فرماتے ہیں ، اس کے سب راوی ثقہ اور معروف ہیں اور محمد بن اسحق نے سماع کی تصریح کی ہے

حاکم)

شیخ البانی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے ۔

بات کا بین ثبوت ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے ۔ ٹھیک ہے بعض صحیح روایات میں یہ بھی موجود ہے کہ شہدائے احد کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی لیکن ان روایات میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ جن میں ہے کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کا نماز جنازہ نہیں پڑھا گیا ۔ ان کے تطبیق اس طرح ہے کہ

خاری شریف میں عقبہ بن عامر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے نکلے اور شہداء اُحد کا جنازہ آٹھ سال بعد پڑھا ۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے اگرچہ لمبی مدت گزرنے کے بعد پڑھی جائے ۔ خلاصہ یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ دوسرے فوت ہو

والصواب فی المسئلة أنہ مخیر بین الصلوة علیہم ترکہا لمجیء الآثار لکل واحد من الأمرین ,))

راس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ شہید کا نماز جنازہ پڑھنے اور نہ پڑھنے میں اختیار ہے کیونکہ دونوں طرح کے آثار موجود ہیں '' ۔ (تہذیب السنن)

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں امام احمد بن جنبل سے دونوں امروں کا جواز نقل کیا ہے ۔ علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں :

أن الصلوة علیہم أفضل من الترک إذا تیسرت لأنہا دعاء وعبادة .))

''اس میں کوئی شک نہیں کہ شہداء کا نماز جنازہ پڑھنا نہ پڑھنے سے افضل ہے جب یہ میسر ہو کیونکہ یہ دعا اور عبادت ہے '' ۔ (احکام الجائز ، ص ۱۰۸)

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ